بیان کرتے ہیں، اور حضرت ابوہریرہؓ نے سمجھا ہو کہ یہ حضورؐ کا اپنا بیان ہے۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ حضورؐ نے حضرت سلیمانؑ کے قول کو اس طرح بیان کیا ہو کہ "میں اپنی بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی سے ایک مجاہد پیدا ہو گا"، اور حضرت ابوہریرہؓ یہ سمجھے ہوں کہ "ایک رات میں جاؤنگا"۔ اس طرح کی غلط فہمیوں کی مثالیں متعدد روایات میں ملتی ہیں جن میں سے بعض کو دوسری روایتوں نے صاف کر دیا، اور بعض صاف ہونے سے رہ گئیں۔ زبانی روایتوں میں ایسا ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ اور اس طرح کی چند مثالوں کو لے کر پورے ذخیرہ حدیث کو ساقط الاعتبار ٹھیرا دینا کسی معقول آدمی کا کام نہیں ہو سکتا۔

رہا انشاء اللہ کا معاملہ، تو یہ کسی روایت میں بھی نہیں کہا گیا ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے جان بوجھ کر انشاء اللہ کہنے سے احتراز کیا تھا۔ اس لیے اس میں توہینِ انبیاء کا کوئی پہلو نہیں ہے۔ یہ الفاظ آپ نے آخر کس روایت میں دیکھے ہیں کہ "کسی نے کہا انشاء اللہ بھی ساتھ ہی کہیے لیکن آپ نے پروا نہ کی"؟ حدیث میں جو الفاظ آئے ہیں وہ یہ ہیں کہ فقال لہ صاحبہ ان شاء اللہ فلم یقل"۔ ان کے ساتھی نے ان سے کہا اِن شاء اللہ، مگر انہوں نے نہ کہا"۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب حضرت سلیمانؑ کے منہ سے یہ بات نکلی تو پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص نے خود کہا "اِن شاء اللہ" اور حضرت سلیمانؑ نے اس کے کہہ دینے کو کافی سمجھ لیا اور اپنی زبان سے اس کا اعادہ نہ کیا۔

(۱۱) یہ حدیث بخاری کتاب الوضوء کے متعدد ابواب میں آئی ہے، اور حدیث کی دوسری کتابوں میں بھی موجود ہے، مگر کسی میں بھی حضرت حُذیفہؓ کے یہ الفاظ نہیں ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے "میرے سامنے کھڑے ہو کر پیشاب کیا"۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ الفاظ آپ کو کہاں ملے؟ اُن کے تو اصل الفاظ یہ ہیں کہ "میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلے جا رہے تھے کہ راستے میں آپ ایک کُوڑے کے ڈھیر کی طرف گئے جو ایک دیوار کے پیچھے تھا اور آپ کھڑے ہوئے جیسے تم میں سے کوئی کھڑا ہوتا ہے اور آپ نے پیشاب کیا۔ میں ہٹ کر دُور جانے لگا تو آپ نے مجھے اشارہ کیا اور میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ آپ فارغ ہو گئے"۔ اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ نے دیوار اور ڈھیر کے درمیان

کھڑے ہو کر پیشاب کیا تاکہ دونوں طرف سے پردہ رہے، اور حضرت حذیفہؓ کو روک کر پیچھے کھڑا کیا، کیونکہ اس صورت میں نظر آنے کا کوئی امکان نہیں رہتا۔

یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ مستند روایات کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے تھے، مگر اس موقع پر آپ نے کسی عذر کی وجہ سے ایسا کیا تھا۔ اور حضرت حذیفہ نے یہ روایت اس لیے بیان کی تھی کہ اُن کے زمانے میں بعض لوگ پیشاب کے معاملے میں زیادہ شدت برتنے لگے تھے۔

(۲) یہ روایات بخاری کتاب احادیث الانبیاء، اور مسلم باب اثبات الشفاعۃ میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ دوسری کتب حدیث میں بھی آئی ہیں۔ ان سب روایات کی اسناد کو اور ان کی کثرتِ طرق کو دیکھنے کے بعد اس امر میں تو کوئی شبہ نہیں رہتا کہ حضرت ابو ہریرہؓ ہی ان کے راوی ہیں، کیونکہ اتنے کثیر راویوں کے بارے میں، خصوصاً جبکہ اُن میں سے اکثر و بیشتر ثقہ تھے، یہ گمان نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں نے ایک صحابی کا نام لے کر قصداً ایک غلط روایت تصنیف کی ہو گی۔ رہے حضرت ابو ہریرہ تو اُن پر ہم یہ شُبہ تک نہیں کر سکتے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی غلط بات منسوب کریں گے۔ لیکن ہمارے لیے ان راویوں کو جھوٹا ماننا جس قدر مشکل ہے اس سے بدرجہا زیادہ مشکل یہ باور کرنا ہے کہ ایک نبی نے جھوٹ بولا ہو گا، یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ اللہ، ایک نبی پر دروغ گوئی کا جھوٹا الزام لگایا ہو گا۔ اس لیے لامحالہ ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ اِس معاملہ میں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے جس کی بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد صحیح طور پر نقل نہیں ہوا۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے جو تین "جھوٹ" اس روایت میں بیان ہوئے ہیں ان میں سے دو تو قطعاً جھوٹ نہیں ہیں، اور تیسرا جھوٹ دراصل بنی اسرائیل کا جھوٹ ہے جو انہوں نے بائیبل میں ایک جگہ نہیں بلکہ دو مقامات پر حضرت ابراہیمؑ کی طرف منسوب کیا ہے۔

پہلے دو واقعات خود قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں، مگر نہ ان میں سے کسی کو اللہ تعالیٰ نے جھوٹ قرار دیا، اور نہ صورتِ واقعہ سے ان کے جھوٹ ہونے کا کوئی ثبوت ملتا ہے۔ پہلا واقعہ یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ کے کنبے قبیلے کے لوگ اپنے ایک مشرکانہ میلے کے لیے شہر سے باہر